69965 ـ والد كى بات مانتے ہوئے دوكان پر داڑھى مونڈنا

سوال

ميں بابر شاب پر كام كرتا ہوں، اور يہ ميرے والد كى ملكيت ہے، ميرا ايك دينى بھائى ہے جو ميرى ہدايت كا باعث بنا، اور ميرے ساتھ دوكان پر كام كرتا ہے، اور اب وہ شادى شدہ بھى ہے اور گاہكوں كى داڑھى مونڈنے سے انكار كر ديتا ہے، كيونكہ اس كى رائے ميں يہ شرعا حرام ہے، اور داڑھى مونڈ كر حاصل ہونے والا مال بھى حرام ہے، ميں غير شادى شدہ ہوں اور اپنے والد كے ساتھ رہتا ہوں، پہلے ميں بھى گاہكوں كى داڑھى مونڈنے سے انكار كرتا رہا ہوں، ليكن والد صاحب نے مجھ پر دباؤ ڈالا اور دوكان بند كر دى، ميرے پاس كوئى اور كام نہيں ہے، ميرا بھائى مصر ہے كہ ميں داڑھى كى شيو نہ كيا كروں، اور ميرے والد صاحب كے دباؤ كى اسے كوئى مشكل نہيں كيونكہ وہ اپنے عليحدہ گھر ميں رہتا ہے، اور ميں شادى كى تيارى وغيرہ ميں مصروف ہوں اور قسطيں ادا كرنا ہوتى ہيں، ميں نے مجبورا شيو كرنا شروع كر دى تا كہ والد دوكان كھول دے، اب مجھے كيا كرنا چاہيے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

سوال نمبر (1190) اور (8196) كے جوابات ميں داڑھى مونڈنے كى حرمت، اور داڑھى مونڈنے كرنے كى معاونت كى حرمت بيان كى جا چكى ہے، چاہے وہ معاونت شيو كرنے كى دوكان كھول ہو يا اس كے بغير.

اور پھر والدين كى اطاعت و فرمانبردارى اور ان سے صلہ رحمى كرنا واجب ہے، ليكن جب اللہ تعالى كى نافرمانى ہو تو پھر مخلوق كى اطاعت نہيں ہو سكتى، جيسا كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" اللہ كى معصيت و نافرمانى ميں كوئى اطاعت نہيں "

صحيح بخارى حديث نمبر (6830) صحيح مسلم حديث نمبر (1840).

اس بنا پر داڑھى كى شيوكرنے كے ليے دوكان كھولنى جائز نہيں، آپ كے ليے ممكن ہے كہ آپ صرف سر كے بال مونڈيں يا چھوٹے كريں، اور مونچھيں كاٹيں، ليكن لوگوں كى داڑھى كو ہاتھ بھى نہ لگائيں، تو اس طرح دونوں كام ہو سكتے ہيں آپ دوكان بھى كھول ليں گے اور حرام كام سے اجتناب بھى ہو جائيگا.

اور آپ كے والد كو يہ جان لينا چاہيے كہ حصول رزق شريعت كے مطابق ہونا چاہيے، اور سبحانہ وتعالى حلال مال ميں بركت عطا كرتا ہے چاہے وہ تھوڑا ہى ہو، اور حرام مال چاہے جتنا بھى زيادہ ہو اس ميں بركت نہيں ہوتى بلكہ

وہ ختم ہو جاتا ہے، اور پھر آپ شرعی طور پر اس معصیت و نافرمانی کے ارتکاب کے لیے مجبور نہیں، اور جس معاملہ میں اللہ کی نافرمانی ہوتی ہو اس میں آپ پر اپنے والد کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا جائز اور ضروری نہیں ہے.

تو آپ اللہ سبحانہ وتعالی سے مدد و نصرت مانگیں اور اپنے والد کی بات کو تسلیم نہ کریں، بلکہ آپ کوئی اور حلال کام تلاش کر لیں، یا پھر اپنی اس دوکان پر ہی رہیں، لیکن داڑھی کی شیو نہ کریں، ان شاء اللہ اللہ تعالی آپ کے لیے نکلنے کی کوئی راہ بنا دیگا، اور آپ کو روزی بھی وہاں سے دےگا جہاں سے آپ کو وہم و گمان بھی نہیں ہے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے رزق بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی بھی اللہ تعالی پر بھروسہ اور توکل کرتا ہے اللہ تعالی اسے کافی ہو جاتا ہے، یقینا اللہ تعالی اپنا کام پورا کرنے والا ہے، اللہ تعالی نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے الطلاق (2 ـ 3).

اور آپ خیر القرون جو کہ صحابہ کرام کا دور تھا ان کے افعال کی پیروی کریں، کیونکہ وہ اپنی دنیا کو اپنے دین پر مقدم نہیں کرتے تھے، اور نہ ہی دنیاوی نفع کو اخروی فائدہ پر ترجیح دیتے تھے، اس لیے کہ وہ وحی کی سماعت کرتے کہ وہ انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم مخالفت سے منع کرتی تو وہ اسے ترک کرنے میں جلدی کرتے، اور وہ اپنے نفسوں کے لیے ایك ثقیل حکم بھی سنتے تو وہ اس پر عمل پیرا کرنے میں جلدی کیا کرتے تھے، اور پھر مدینہ کے لوگ تو کاشت کار تھے، اور ان کے کچھ معاہدہ جات میں انہیں فائدہ تھا لیکن جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اس میں سے کچھ کی ممانعت آئی تو ان میں سے ایك کہنے لگا:

" ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے کام سے روکا جس میں ہمارا فائدہ تھا، لیکن ہمارے لیے اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری زیادہ فائدہ مند ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2214) صحیح مسلم حدیث نمبر (1548).

اور جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے شراب نوشی سے اجتناب کرنے میں تردد اور پس و پیش سے کام نہیں لیا، حالانکہ گلاس ان کے ہاتھ میں تھا، لیکن جیسے ہی حرمت کا حکم سنا تو انہوں نے شراب کے مٹکے توڑنے میں ذرا برابر بھی تاخیر نہ کی.

انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" میں ابو طلحہ انصاری اور ابو عبیدہ جراح، اور ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہم کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا، تو ایك آنے والا شخص آیا اور کہنے لگا، بلا شبہ شراب حرام کر دی گئی ہے، تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے:

انس رضی اللہ تعالی عنہ اٹھو اور اس مٹکے کو توڑ دو، انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں: میں نے اس برتن کے نیچے پیندے میں ٹھوکر ماری اور توڑ دیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6826) صحیح مسلم حدیث نمبر (1980).

اس طرح بات اور حکم کو تسلیم کرنے میں یہ پاکباز لوگ بعد میں آنے والوں سے سبقت لے گئے، تو مسلمان شخص پر واجب ہے کہ وہ شریعت کے مخالف کام کو ترك کرنے میں تردد اور پس و پیش سے کام نہ لے، اور اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اس کے ایمان کا تقاضہ بھی یہی ہے جسے اس نے اپنے لیے پسند کیا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

کسی بھی مومن مرد اور مومن عورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا، اور جو کوئی بھی اللہ تعالی اور اس کے رسول کی نافرمانی کریگا وہ صریحا گمراہی میں جا پڑے گا

الاحزاب (36).

واللہ اعلم .